تبدیلی نظام کا انقلابی راستہ

عزیرم مولانا راشدالحق سلمہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے فتح کابل کے موقع پر آپ سے پہلی دفعہ تفصیلی ملاقات ہوئی تھی اور آپ کو دیکھ کر امید پیدا ہوئی تھی کہ انشاء اللہ آپ اپنے نامور جدمکرم رحمہ اللہ تعالیٰ اور محترم والد دام ظلہ کے صحیح جانشین بنیگے دو مہینے سے میرے نام "الحق" آنا شروع ہوچکا ہے غالباً آپ ہی نے کرم فرمایا ہے۔ تقریب دستاربندی کے موقع پر بھی کرم فرماکر یاد کیا تھا۔ لیکن بندہ اپنی مشغولیات کی بناء پر شرکت کی سعادت سے محروم رہا، اب جب ذیلقعدہ کا رسالہ ملا تو ایک دن سبق کے انتظار میں بیٹھے خالی وقت سے فائدہ اٹھا کر "الحق" پڑھنا شروع کیا۔ اور آپ کا تحریر کردہ اداریہ بعنوان " موجودہ حکومت اور علماء سے چند گذارشات " پڑھا۔ پڑھ کر دل سے دعائیں نکلیں اور ایک ایک سطر پڑھتے ہوئے میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں تھا۔ بندہ علماء کے مختلف مجامع میں تقریباً پانچ سال سے ان خیالات کا اظہار کر رہا ہے کہ ہم نے پچاس سال مغربی جمہوریت اور پارلیمانی سیاست کے گناہ بے لذت میں ضائع کیے اور اگر پچاس سال اور بھی ضائع کرلیں تو نتیجہ حسب سابق بالکل سابق سے بھی بدتر ہوگا۔ کیونکہ شر سے کبھی خیر برآمد نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور نجاست سے کبھی طہارت حاصل نہیں کی جاسکتی ہے۔ ہم عوام کے اجتماعات میں تو شدومد سے کہتے ہیں کہ ہم چہرے نہیں نظام کو بدلنا چاہتے ہیں لیکن عملاً ہم آج تک چہرے بدلنے والی سیاست کررہے ہیں۔ اور نظام کو بدلنے کے لیے جس انقلابی سیاست کی ضرورت ہے اس سے ہم سب کوسوں دور ہیں۔ نہ ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انقلابی سیاست سے سبق سیکھا اور نہ اپنے اردگرد کے انقلابات سے کچھ حاصل کیا۔ میں تمام اکابر سے پوچھتا رہا ہوں کہ مجھے دنیا کا وہ انقلاب بتلادیجئے چاہے وہ خیر کا ہو یا شر کا، حق کا ہو یا باطل کا کہ جو ووٹ اور پارلیمانی جمہوری سیاست کے ذریعہ سے دنیا میں آیا ہو۔

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انقلاب جو یقیناً ایسا انقلاب تھا جس نے دنیا کا نقشہ اور جغرافیہ تک تبدیل کیا، ووٹ کے ذریعہ آیا تھا؟ انقلاب فرانس اور انقلاب چین کیا ووٹ اور پارلیمانی جمہوری سیاست کے ذریعے دنیا میں لائے گئے تھے؟ کیا خمینی کا انقلاب ایران اور طالبان کثرالله سوادہم کا انقلاب افغانستان ووٹ اور نوٹ یا پارلیمانی اور جمہوری سیاست کے ذریعہ

برپا ہوئے؟ کیا ہم اب بھی سبق نہیں سیکھ سکینگے اور اپنے چاہنے والوں کو جن کے دل میں اسلامی انقلاب کی تڑپ ہے اسی طرح دھوکہ دیتے رہینگے کیا الجزائر کے حالات سے ہم کچھ نہیں سیکھ سکتے ہیں، کہ جس اسلامی جماعت نے ستر(۷۰) فیصد سے بھی زیادہ ووٹ لیے لیا؟حکومت ان کے حوالے کردی گئی ؟ وہ امریکہ جو پوری دنیامیں آزادی اظہار کا چمپین ہے اور فوجی حکومتوں کا مخالف، اس کا کردار الجزائر میں کیا ہے؟ اور دنیا میں جہاں بھی اسلامی انقلاب کا شعلہ نکلتاہوا محسوس ہوتاہے وہاں اس کا کیا کردار ہوتاہے ؟ سوڈان کے تازہ مثال سے سبق سیکھنا چاہیئے ۔ کیا امریکی فوجیں صومالیہ میں مسلمانوں کی خیر خواہی میں گھسی تھیں یا جنوبی سوڈان جو عیسائی اکثریتی علاقہ ہے میں دوسرے اسرائیل کی تشکیل کا ارادہ تھا اور ہے اور دنیائے اسلام کی فوجیں اس خدمت میں ماشاء اللہ استعمال ہوتی رہیں لیکن باوجود ان سب باتوں کے معلوم نہیں کہ ہمارے رہنمایان کرام اب بھی اس نظام کے فسوں سے باہر نہیں نکل سکتے ہیں فالی اللہ المشتکی۔

بہرحال بات طویل ہوگئی میں نے تو صرف آپ کی خیالات کی تائید اور آپ کو مبارک باد لکھنے کیلئے خط لکھنا شروع کیا تھا اور یہ درخواست مقصود تھی کہ آپ یہ باتیں باربارلکھیں اور ان حضرات کے سوئے ہوئے ضمیروں کو جھنجھوڑنے کی کوشش فرمائیں اس کو نہ دیکھیں کہ فائدہ نہیں ہورہاہے۔ کیونکہ اولوالعزم لوگوں کا کام یہ ہے کہ " حدی راتیز ترمی خواں جوں ذوق نغمہ کم یابی" اللہ تعالیٰ آپ کے عمر اور علم وعمل وصحت میں برکات عطاء فرمائے اور دنیا وآخرت کی کامیابیاں نصیب فرمائے (آمین)

والد محترم اور ہمارے جگری دوست حضرت فانی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پہنچادیجئے۔

واجرکم علی اللہ تعالیٰ۔

والسلام

نظام الدین شامیزی ۱/۱۲/۱۴۱۷ھ

نوٹ

آپ کا یہ جملہ سونے سے لکھنے کے قابل ہے کہ طالبان نجات بن کر ملک وملت کو اس فرسودہ نظام سے نجات دلائے ۔ اللہ کرے کہ کسی کے دل پر اثر کرجائے۔

دعاء صحت کی اپیل

قارئین ان دنوں راشد الحق سمیع صاحب بیمار ہیں۔ آپ سے دعاؤں کی اپیل ہے۔